مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ (الحدیث)

العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

جلد پانزدھم

تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل چودھویں صدی کا عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز

۱۲۷۲ھ ———— ۱۳۴۰ھ

۱۸۵۶ء ———— ۱۹۲۱ء

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور۔ پاکستان (۵۴۰۰۰)

فون نمبر: ۷۶۵۷۳۱۴

نام کتاب ــــــــ فتاوٰی رضویہ جلد پانزدہم

تصنیف ــــــــ شیخ الاسلام امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

فیضانِ کرامت ــــــــ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

سرپرستی ــــــــ مولانا صاحبزادہ محمد عبدالمصطفٰے ہزاروی ناظم اعلٰی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ

اہتمام ــــــــ مولانا صاحبزادہ قاری نصیر احمد ہزاروی ناظم شعبہ نشر و اشاعت

ترجمہ عربی عبارات ــــــــ حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری مہتمم جامعہ اسلامیہ لاہور

پیش لفظ ــــــــ حافظ محمد عبدالستار سعیدی ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

ترتیب فہرست ــــــــ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

تخریج و تصحیح ــــــــ مولانا نذیر احمد سعیدی ، مولانا محمد اکرام اللہ بٹ

کتابت ــــــــ محمد شریف گل ، کڑیال کلاں (گوجرانوالہ)

پیسٹنگ ــــــــ مولانا محمد منشا تابش قصوری معلم شعبہ فارسی جامعہ نظامیہ رضویہ ، لاہور

صفحات ــــــــ [illegible]۳۴

اشاعت ــــــــ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ / اپریل ۱۹۹۹ء

مطبع ــــــــ

ناشر ــــــــ رضا فاؤنڈیشن ، جامعہ نظامیہ رضویہ ، اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور

قیمت ــــــــ

○

ملنے کے پتے :

- رضا فاؤنڈیشن ، جامعہ نظامیہ رضویہ ، اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور
  ۷۶۶۵۷۷۲ ۰۳۰۰/۹۳۱۵۳۰۰
- مکتبۂ اہلسنت ، جامعہ نظامیہ رضویہ ، اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور
- ضیاء القرآن پبلیکیشنز ، گنج بخش روڈ ، لاہور
- شبیر برادرز ، ۴۰ بی ، اردو بازار ، لاہور

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمر ہوتے

احمد و ترمذی و حاکم بتصحیح و رویانی و طبرانی و ابویعلی حضرت عقبہ بن عامر اور طبرانی و ابن عساکر اور خطیب کتاب رواۃ مالک میں حضرت عبداللہ بن عمر اور طبرانی حضرت عصمہ بن مالک و حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لوکان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب[1]

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

تذییل: صحیح بخاری شریف میں اسمٰعیل بن ابی خالد سے ہے:

قلت لعبد اللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ تعالٰی عنہما رأیت ابراھیم ابن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال مات صغیرا ولو قضی ان یکون بعد محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نبی عاش ابنہ ولکن لا نبی بعدہ[2]

میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ تعالٰی عنہما سے پوچھا آپ نے حضرت ابراہیم صاحبزادۂ رسول صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھا تھا، فرمایا ان کا بچپن میں انتقال ہوا اور اگر مقدر ہوتا کہ محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو تو حضور کے صاحبزادے ابراہیم زندہ رہتے مگر حضور کے بعد نبی نہیں۔

امام احمد کی روایت انھیں سے یُوں ہے میں نے حضرت ابن ابی اوفٰی کو فرماتے سنا:

لوکان بعد النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نبی ما مات ابنہ ابراھیم[3]

اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوتا حضور کے صاحبزادے انتقال نہ فرماتے۔

تذییل: امام ابوعمر ابن عبدالبر بطریق اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن سدی حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی انھوں نے فرمایا:

کان ابراھیم قد ملأ المھد ولو عاش لکان نبیا لکن لم یکن لیبقی فان نبیکم اٰخر الانبیاء[4]

حضرت ابراہیم اتنے ہوگئے تھے کہ ان کا جسم مبارک گہوارے کو بھر دیتا اگر زندہ رہتے نبی ہوتے مگر زندہ نہ رہ سکتے تھے کہ تمھارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم آخر الانبیاء ہیں۔

---

[1] جامع الترمذی مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/ ۲۰۹

[2] صحیح البخاری کتاب الآداب باب من سمی باسماء الانبیاء قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۱۴

[3] مسند امام احمد بن حنبل بقیہ حدیث حضرت عبداللہ ابن اوفٰی دار الفکر بیروت ۴/ ۳۵۳

[4] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ بحوالہ الاسمٰعیلی عن عبدالرحمٰن عن انس، المقصد الثانی، دار المعرفۃ بیروت ۳/ ۲۱۴-۲۱۵

فائدہ: اس کی اصل متعدد احادیث مرفوعہ سے ہے، باوردی حضرت انس اور ابن عساکر حضرات جابر بن عبداللہ و عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا۔[1]

وبہ انجلی ما اشتبہ علی الامام النووی مع جلالۃ شانہ، وسعۃ عرفانہ، اما ما قال الامام ابوعمر بن عبد البر لا ادری ماھذا فقد کان ابن نوح غیر نبی ولو لم یلد النبی الا نبیا کان کل احد نبیا لانھم من ولد نوح قال اللہ تعالٰی وجعلنا ذریتہ ھم الباقین[2] فاجابوا عنہ بان الشرطیۃ لا یلزمھا الوقوع اقول نعم لکنھا لاشک تفید الملازمۃ فان کانت مبینۃ علی ان ابن نبی لایکون الا نبیا لزم ما الزم ابوعمر ولامفر فالحق فی الجواب ما اقول من عدم صحۃ قیاس الانبیاء السابقین وبنیھم علی نبینا سید المرسلین وبنیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیھم وسلم فلو استحق ابنہ بعدہ النبوۃ لایلزم منہ استحقاق

اگر ابراہیم زندہ رہتا تو صدیق پیغمبر ہوتا۔

اس سے امام نووی کو درپیش ہونے والا اشتباہ ختم ہوگیا باوجودیکہ ان کی شان اجل ہے اور ان کا عرفان وسیع ہے لیکن امام ابوعمر بن عبدالبر نے جو یہ فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہ ہوسکا حالانکہ نوح علیہ السلام کے بیٹے نبی نہ ہوئے، اور اگر یہ ہوتا کہ نبی سے نبی ہی پیدا ہو تو ہر ایک نبی ہوتا کیونکہ وہ بھی تو نوح علیہ السلام کی اولاد تھے، کیونکہ اللہ تعالٰی نے فرمایا ہم نے اس کی ذریت کو ہی باقی رکھا، اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ کسی شرطیہ قضیہ کو وقوع لازم نہیں ہے اقول (میں کہتا ہوں) ہاں درست ہے لیکن بے شک شرطیہ، ملازمہ کا فائدہ ضرور دیتا ہے اگر یہ قضیہ شرطیہ اس معنی پر مبنی ہو کہ نبی کا بیٹا ضرور نبی ہی ہوتا ہے تو ابوعمر کا الزام لازم آئے گا جس سے مفر نہیں ہے تو جواب میں حق وہ ہے جو میں کہہ رہا ہوں کہ انبیاء سابقین اور ان کے بیٹوں کا قیاس ہمارے نبی سید المرسلین اور ان کے صاحبزادوں پر درست نہیں، اللہ تعالٰی ہمارے نبی اور سب انبیاء پر درود وسلام

ف: حدیث ولو عاش ابراھیم لکان نبیا[3] والبحث علیہ۔

حدیث "اگر ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہوتے" کی تحقیق اور اس پر بحث سے متعلق یہ فائدہ ہے (ت)

---

[1] کنز العمال بحوالہ الباوردی عن انس وابن عساکر حدیث ۳۲۲۰۴ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۴۶۹

[2] الاسرار المرفوعہ بحوالہ ابن عبدالبر فی التمہید حدیث ۴۳۷ دارالکتب العلمیۃ بیروت ص ۱۹۱

[3] تہذیب تاریخ ابن عساکر باب ذکر بنیہ وبناتہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/۲۹۵

ابناء الانبیاء جمیعا ھکذا رأیتنی کتبت علی ھامش نسختی التیسیر ثم رأیت العلامۃ علی القاری ذکر مثلہ فی الموضوعات الکبیر فللہ الحمد وقد اخرج الدیلمی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نحن اھل بیت لایقاس بنا احدؓ علی انی اقول لانسلم ان الحدیث یحکم بالنبوۃ بل انبأ عما تکامل فی جوھر ابراھیم من خصائل الانبیاء وخلال المرسلین بحیث لو لم ینسدّ باب النبوۃ لکان نبیا تفضلا من اللہ لا استحقاقا منہ فان النبوۃ لایستحقھا احد من قبل ذات لکن اللہ تعالٰی یصطفی من عبادہ من تم وکمل صورۃ ومعنی ونسبا وحسبا وبلغ الغایۃ القصوی من کل خیر، اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ فاذن الحدیث علی وزان ما مر "لوکان بعدی نبی لکان عمرؓ" واللہ تعالٰی اعلم۔

فرمائے پھر اگر آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا نبوت کا مستحق ٹھہرے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ باقی تمام انبیا کے بیٹے بھی نبوت کے مستحق ہوں، میں نے اپنی تیسیر کے نسخے پر یونہی حاشیہ لکھا بعد ازاں میں نے علامہ ملا علی قاری کو موضوعات کبیر میں اسی طرح ذکر کرتے ہوئے پایا فللہ الحمد۔ دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے تخریج کی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہم اہلبیت پر کسی کو قیاس نہ کیا جائے۔ علاوہ ازیں میں کہتا ہوں کہ مذکورہ حدیث نبوت کا حکم بیان کررہی ہے، یہ بات ہمیں تسلیم نہیں، بلکہ حدیث مذکور حضرت کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے متعلق یہ خبر دے رہی ہے کہ ان میں انبیاء علیہم السلام جیسے خصائل واوصاف تھے کہ اگر ہمارے لئے نبوت ختم نہ ہوتی تو وہ اللہ تعالٰی کے فضل محض سے نبی ہوتے نہ کہ بطور استحقاق نبی بنتے، کیونکہ کوئی بھی اپنی ذات میں نبوت کا استحقاق نہیں رکھتا لیکن اللہ تعالٰی نبوت کے لئے اپنے بندوں میں سے ایسے کو منتخب فرماتا ہے جو صورۃً، معنیً، نسبًا، حسبًا ہر اعتبار سے تام وکامل ہو اور ہر خیر میں انتہائی مرتبہ کو پہنچا ہو، اللہ تعالٰی بہتر جانتا ہے کہ کہاں رسالت بنائے تو حدیث مذکور کی دلالت وہی ہے جو "لوکان بعدی نبیا لکان عمر" الحدیث کی دلالت ہے، واللہ تعالٰی اعلم۔

۱؎ الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۶۸۳۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۴/۲۸۳

۲؎ جامع الترمذی مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/۲۰۹

نوعِ آخر: بعد طلوعِ آفتاب عالمتاب خاتمیت صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ وعلٰی آلہ الکرام جو کسی کے لئے ادعائے نبوت کرے دجال کذاب مستحق لعنت وعذاب ہے۔

امام بخاری حضرت ابوہریرہ اور احمد ومسلم وابوداؤد وترمذی وابن ماجہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی وھذا حدیث ثوبان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی[1]، ولفظ البخاری دجالون کذابون قریبا من ثلثین[2]

عنقریب اس اُمت میں قریب تیس کے دجال کذاب نکلیں گے ہر ایک ادعا کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (اور بخاری کے الفاظ میں دجال کذاب تقریباً تیس ہوں گے۔ ت)

کذّاب اور دجّال

امام احمد وطبرانی وضیاء حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فی امتی کذابون ودجالون سبعۃ وعشرون منھم اربع نسوۃ وانی خاتم النبیین لانبی بعدی[3]

میری امتِ دعوت میں (کہ مومن وکافر سب کو شامل ہے) ستائیس کذاب دجال ہوں گے اُن میں چار عورتیں ہیں حالانکہ میں خاتم الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

جھوٹے مدعیانِ نبوت

ابن عساکر علاء بن زیاد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے مرسلاً راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لاتقوم الساعۃ حتی یخرج ثلثون دجالون کذابون کلھم یزعم انہ نبی[4] الحدیث۔

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال کذاب مدعی نبوت نکلیں گے۔

ف: نوعِ نہم حضور کے بعد جو کسی کو نبوت ملنی مانے دجال کذاب ہے۔

---

[1] سنن ابوداؤد کتاب الفتن ذکر الفتن ودلائلھا آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۲۲۸

[2] صحیح البخاری کتاب الفتن قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۱۰۵۴

[3] مسند امام احمد حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۵/۳۹۶

[4] تہذیب تاریخ ابن عساکر ترجمہ الحارث بن سعید الکذاب دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/۴۴۵